السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عبدالماجد عبدالصمد وغیرہ کو صرف صمد یا ماجد کہہ کر پکار سکتے ہیں؟ جب کہ دل میں اللہ کے صفاتی نام الماجد الصمد مراد نہ ہوں صرف مخاطب سے خطاب مقصود ہے ہو اگر نہیں کہہ سکتے تو اس بابت کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ ایک شخص کا نام محمد احمد ہے جب کہ یہی نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام ہیں کیا اس شخص کو صرف محمد یا احمد پکارا جا سکتا ہے؟ جب کہ وقت خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بات یہ ہے کہ یہاں لفظ "الصمد" اور الماجد" سے مراد یقینی طور پر اللہ عزوجل کی ذات گرامی ہے اضافت عبد موجود ہو یا محذوف بہر دو صورت یہی کچھ سمجھا جاتا ہے کہ مقصود "عبدالصمد" ہے یا عبدالماجد" ایک نام ہے لہذا پورا نام پکارنا ہی بہتر ہے ہاں البتہ کلیتاً انقطاع اضافت کی صورت میں یہ اطلاق ممکن ہے۔

اورجہاں تک محمد احمد کا تعلق ہے سو یہ مستقل طور پر دو نام اگر چہ عجمی زبان میں مرکب کی صورت میں ان کو ایک بنا دیا گیا ہے تو غیر نبی پر ان کے اطلاق میں کسی کو کلام نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اپنے بیٹے کا نام جد الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا تھا نیز فرمایا:

(سموا باسمی» (١) (بخاری»

"میرے نام پر نام رکھو۔"

اور صحیح مسلم میں حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(انہم کا نوا یسمون باسماء انبیا ئہم والصالحین قبلہم» (2»

لوگ اپنے انبیاء اور اپنے سے پہلے نیک لوگوں کے ناموں پر نام رکھتے تھے اور دوسری روایت میں ہے۔"

(تسموا باسماء الانبیاء» (3) (ابوداؤد نسائی»

الادب المفرد" میں یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا ہے اس کی سند صحیح ہے۔ (الادب المفرد باب اسماء الانبیاء رقم (٨٣٨) وصحہ البانی) (فتح البار"ی 10/578)

تاہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقدس کی بناء پر یہ بھی مکروہ سمجھا ہے ان کا قصد بھی اچھا ہے لیکن سابقہ دلائل کی بناء پر ترجیح جواز کو ہے۔

صحیح مسلم کتاب الادب باب النہی عن التکنی بابی القاسم (15597-5586۔)

صحیح مسلم کتاب الادب باب النہی ...وبیان ما یستحب من الاسماء (20٥٩٨۔)

'' ۔ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء-4950) ضعفہ البانی وانظر: الارواء (408/٤) رقم (١١٧٨) فیہ عقیل بن شبیب وقال الذہبی: ''لایعرف'' وقال الحافظ: ''مجہول3

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص590